سولھواں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعرات 28 جنوری 2010

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات

ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

یو سی 37 نیوکرول لاہور میں تفریحی پارک کی ابتر صورتحال و دیگر تفصیلات

*825: جناب وسیم قادر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 144 یو سی 37 نیوکرول گرین پارک کے تفریحی پارک کی دیکھ بھال کے لئے کوئی مالی، چوکیدار وغیرہ نہیں رکھا گیا، جس کی وجہ سے پارک کی صورتحال خراب ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پارک کی چار دیواری، جنگلے وغیرہ آہستہ آہستہ ختم ہو چکے ہیں اور گھاس، درخت اور پھول وغیرہ ختم ہو چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پارک میں بچوں کے لئے جھولے نہ ہونے کے برابر ہیں اور جو جھولے لگے ہوئے ہیں وہ بھی ٹوٹے ہوئے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گرین پارک یو سی 37 کی واحد تفریح گاہ کے مذکورہ مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں نیز اس پارک پر سالانہ خرچے کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 20 جون 2008 تاریخ ترسیل 19 جولائی 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست نہ ہے۔ اس پارک پر دو مالی اور ایک میٹ تعینات ہیں جو کہ پارک کی دیکھ بھال باقاعدگی کے ساتھ کرتے ہیں۔ موجودہ صورتحال یہ ہے کہ موسم برسات کی وجہ سے پارک میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے کیونکہ یہ پارک روڈ لیول سے تقریباً 3 فٹ نیچا ہے۔ لہذا پارک میں کھڑے پانی کی نکاسی سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے نصب کردہ ڈسپوزل پمپ سے کی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ پارک میں چار دیواری اور جنگلہ موجود ہیں اور پارک میں گھاس اور درخت بھی موجود ہیں۔ علاقہ کے نمائندگان نے پارک کی چار دیواری کو اونچا کرنے کا مطالبہ کیا ہے جسکا تخمینہ لگایا گیا ہے جو عنقریب متفقہ رائے اور منظوری کے بعد عمل میں لایا جائے گا۔

پارک میں موجود دیوار کی اونچائی 2/1 2 فٹ سے بڑھا کر 2/1 4 فٹ کردی جائے گی۔
پارک کی بہتری کے منصوبے کا تخمینہ تقریباً دو لاکھ ترپین ہزار سات سو انچاس روپے
(253749/-) ہے جس میں سول ورکس اور ہارٹیکلچر دونوں شامل ہیں۔
(ج) چونکہ پارک کی ترقی کے کام کے دوران اس کی سطح کو اونچا کیا جائے گا لہذا مذکورہ بالا تخمینہ

میں نئے جھولوں کا نصب کرنا بھی شامل ہے۔

(د) جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ حکومت اس تفریحی پارک کو مزید بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سال یعنی 09-2008 میں یہ کام مکمل کیا جائے گا۔ پارک کا سالانہ خرچہ تقریباً دو لاکھ چھیاسٹھ ہزار چھ سو روپے (266600/-) ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اگست 2008)

پی پی 144، لاہور محمود بوٹی ڈاکٹر صلاح الدین روڈ کی مین سیوریج کا مسئلہ

*1147: جناب وسیم قادر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ از راہ نوازش

بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 144 محمود بوٹی ڈاکٹر صلاح دین روڈ کی مین سیوریج پائپ لائن بند ہو چکی ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کے متعلقہ افسران کو شکایات درج کروائی گئیں، لیکن ابھی تک کوئی عمل نہیں ہوا؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سیوریج صاف کروانے کا

ارادہ رکھتی ہے تو کب تک ؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست نہ ہے کہ پی پی 144 محمود بوٹی ڈاکٹر صلاح الدین روڈ کی مین سیوریج لائن بند ہو چکی ہے۔یہ سیور لائن 27انچ،30انچ اور36انچ قطر کی ہے، بالکل درست حالت میں ہے اور ٹھیک کام کر رہی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ڈاکٹر صلاح الدین روڈ مین سیور لائن بند ہونے کی کبھی شکایت نہیں آئی البتہ ملحقہ آبادیوں سے سیور لائن بند ہونے کی جب کبھی شکایت آتی ہے اس کو رفع کر دیا جاتا ہے۔مین روڈ پر سیور لائن درست کام کر رہی ہے۔

(ج) مذکورہ سیور لائن درست حالت میں ہے اور ٹھیک کام کر رہی ہے تاہم معمول کے مطابق اس کی صفائی کروائی جاتی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 25 اکتوبر 2008)</u>

<u>واسا لاہور نئے کنکشن لگانے کی تفصیلات</u>

*1619: <u>میاں نصیر احمد</u>: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واسا لاہور نئے کنکشن لگانے کے لئے مختلف شرح سے ڈیمانڈ نوٹس جاری کرتا ہے، رقبے کے لحاظ سے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ واسا لاہور اب بھی بغیر میٹر کے کنکشن لگاتا ہے اگر ہاں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ واسا لاہور 1997 سے پہلے کے صارفین سے کم شرح سے بل وصول کرتا ہے اور 1997 کے بعد کے صارفین سے زائد بل وصول کرتا ہے، اگر ہاں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د)اگر جزوہائے بالاکا جواب اثبات میں ہے توکیاحکومت تمام صارفین کے ساتھ اس کے رقبے کے مطابق بل وصول کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگرہاں توکب تک اس پر عملدرآمد ہوجائے گااگرنہیں تواس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیاجائے؟

(تاریخ وصولی 1 ستمبر 2008تاریخ ترسیل 25اکتوبر 2008)

جواب

وزیرہاؤسنگ وشہری ترقی اورپبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف)واسالاہورنئے کنکشن کے لیے واساکے مرتب کردہ پالیسی کے مطابق گھریلو/خیراتی ،تعمیراتی اورکمرشل نوعیت کے کنکشنوں کے لیے مختلف شرح میٹر سائزاور کنکشن سائز کے مطابق ڈیمانڈنوٹس جاری کرتاہے۔رقبہ کے لحاظ سے صرف تعمیراتی

کنکشن میں تعمیراتی چارجزوصول کیے جاتے ہیں۔پالیسی حسب ذیل ہے:۔

1۔گھریلو/خیراتی کنکشن

کنکشن سائز / میٹر سائز	1/4"	3/8"	1/2"	3/4"	1"	2"
سیکورٹی	50	50	50	50	50	50
فیس پانی	300	600	1200	1500	3600	7200
قیمت میٹر	1032	1500	1032	3012	4500	8032
سیورفیس	400	400	400	400	400	400
ایڈوانس	300	300	300	300	300	300
ٹوٹل	2082	2850	2982	5762	8850	15982

2۔کمرشل کنکشن

کنکشن سائز / میٹر سائز	1/4"	3/8"	1/2"	3/4"	1"	2"
سیکورٹی	50	50	50	50	50	50

فیس پانی	300	600	1200	1500	3600	7200
قیمت میٹر	1032	1500	1032	3012	4500	8032
سیور فیس	500	500	500	500	500	500
ایڈوانس	300	300	300	300	300	300
ٹوٹل	2182	2950	3082	5362	8950	16082

3۔ نوعیت کاروبار کے لحاظ سے سیوریج فیس مختلف شرح سے حسب ذیل وصول کی جاتی ہے۔

	نوعیت کاروبار	سیوریج فیس
(i)	جنرل سٹور، کلاتھ شاپ، درزی، سبزی اور گوشت کا کاروبار پٹرول پمپ بغیر سروس اسٹیشن، چھوٹے پرائیویٹ سکول ، دفتر، ڈاکٹر کلینک ڈسپنسری اور لیبارٹری کے ساتھ پرنٹنگ پریس، کپڑا رنگائی شاپ، سویٹ شاپ، بڑے سکول ایک سو طالبعلم سے زیادہ، چرغہ ہاؤس وغیرہ	500روپے 7500روپے
(ii)	ریسٹورنٹ، پلاسٹک انڈسٹری، شوز انڈسٹری، صابن کی انڈسٹری	9000روپے
(iii)	شاپنگ پلازہ، شاپنگ مارکیٹ وغیرہ	12000روپے
(iv)	سیمنٹ پائپ فیکٹری، گھی ملز، ڈیری، ہوٹل بی کلاس، سٹیل مل، کیمیکل اینڈ ربڑ فیکٹری وغیرہ	15000روپے
(v)	کارپٹ واشنگ اڈا، ڈائینگ فیکٹری، پٹرول پمپ سروس سٹیشن کے ساتھ کلاس ہوٹل، آئس فیکٹری، گھی ملز پرائیویٹ ہسپتال، بیوریج انڈسٹری	

4۔ تعمیراتی کنکشن:

تعمیراتی گھریلو / خیراتی کنکشن کے ڈیمانڈ نوٹس میں سیوریج کنکشن فیس مبلغ۔/400روپے وصول کی جاتی ہے جبکہ کمرشل کنکشن کے ڈیمانڈ نوٹس میں سیوریج کاروباری نوعیت کے لحاظ سے وصول کی جاتی ہے اور تمام تعمیراتی ڈیمانڈ نوٹس اور ایڈوانس تعمیراتی چارجز کی شرح حسب ذیل ہے۔

رقبہ بلحاظ مرلہ	تعمیراتی عرصہ برائے ایک منزل	تعمیراتی ایڈوانس بحساب 30000گیلن ماہانہ
3مرلے تک	2مہینے	3158
3.1سے 5مرلے تک	3مہینے	4737
5.1سے 10مرلے تک	6مہینے	9475
10.1سے 20مرلے تک	9مہینے	14212
40.1اور زائد	16مہینے	25272

(ب) تمام نئے کنکشن مورخہ 1997۔07۔01 سے بطور میٹرڈ پاس ہوتے ہیں۔ کوئی کنکشن مورخہ 1997۔07۔01 سے بغیر میٹر پاس ہوا ہے اور نہ ہی کیا جا سکتا ہے۔ البتہ میٹر ڈ دستیاب نہ ہونے کی صورت میں میٹر نہیں لگایا جاتا اور بل محکمہ کی پالیسی کے تحت اوسط تخمینہ / پلاٹ سائز اور کاروباری نوعیت کے مطابق جاری کیا جاتا ہے۔

(ج) اصل صورت حال یہ کہ مورخہ 1997۔06۔30 سے پہلے گھریلو اور خیراتی کنکشن بغیر میٹر ڈ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی سالانہ تشخیص کے مطابق پاس ہوتے تھے اور تشخیص شدہ اسیسمنٹ (ARV) کے مطابق بل جاری کئے جاتے ہیں۔ اگر کسی کی اسیسمنٹ کم ہے تو کم بل جا رہا ہے اگر اسیسمنٹ زیادہ ہے تو بل بھی زیادہ جاری ہوتا ہے جبکہ کوئی کنکشن مورخہ 1997۔07۔01 سے (ARV) اسیسمنٹ پر پاس ہوا ہے نہ کیا جا سکتا ہے البتہ میٹر ڈ کی عدم دستیابی پر اوسط استعمال تخمینہ اور پلاٹ سائز کے مطابق جاری کیا جاتا ہے۔

(د) تمام بغیر میٹر کنکشنوں کو میٹر میں تبدیل کرنے کی پالیسی پر کام جاری ہے اس سلسلہ میں 10مرلے اور اس سے زائد رقبہ کی حامل پراپرٹیوں کے کنکشنوں کو میٹر میں تبدیل کیا جا چکا ہے۔ البتہ میٹر نہ ہونے کی صورت میں کاروباری نوعیت اور اوسط استعمال تخمینہ / پلاٹ

سائز کے مطابق بل جاری کیا جاتا ہے اور بقایا بغیر میٹر کنکشنوں کو میٹر میں تبدیل کرنے کے سلسلہ میں کام جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2009)

واسالاہور کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*1705: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واسالاہور کا مالی سال 2006-07 اور 2007-08 کا بجٹ سال وائز کتنا تھا؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم واٹر سپلائی پر خرچ ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سیوریج کی سکیموں پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم افسران کی تنخواہوں / ٹی اے، ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی خرید / مرمت اور پیٹرول پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم ٹیلی فون / سوئی گیس / بجلی کے بلوں پر خرچ ہوئی؟

(ز) کتنی رقم افسران کے دفاتر کی تزئین و آرائش پر خرچ ہوئی؟

(تاریخ وصولی 6 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 24 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) واسالاہور کا مالی سال 2006-07 اور 2007-08 کا سالانہ بجٹ کچھ اس طرح تھا:

2006-07	2007-08
آمدنی 6225.142 ملین روپے	4983.496 ملین روپے
خرچ 3909.002 ملین روپے	5078.373 ملین روپے

(ب)ان سالوں کے دوران واٹر سپلائی پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

2007-08	2006-07
1165.957 ملین روپے	خرچ 604.174 ملین روپے

(ج)ان سالوں کے دوران سیوریج کی سکیموں پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

2007-08	2006-07
1205.291 ملین روپے	خرچ 905.843 ملین روپے

(د)افسران کی تنخواہوں / ٹی اے،ڈی اے پر رقم کچھ اس طرح خرچ ہوئی۔

2007-08	2006-07
62.138 ملین روپے	(i) افسران کی تنخواہ 56.247 ملین روپے
0.077 ملین روپے	(ii) ٹی اے،ڈی اے 0.153 ملین روپے

(ہ)سرکاری گاڑیوں کی خرید / مرمت اور پٹرول پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل کچھ یوں

ہے۔

2007-08	2006-07
0.06 ملین روپے	(i) گاڑیوں کی خرید 1.029 ملین روپے
5.501 ملین روپے	(ii) گاڑیوں کی مرمت 3.22 ملین روپے
10.793 ملین روپے	(iii) پٹرول 11.5 ملین روپے

(و)ٹیلی فون / سوئی گیس / بجلی کے بلوں پر رقم کچھ اس طرح خرچ ہوئی۔

2007-08	2006-07
1009.046 ملین روپے	خرچ 869.843 ملین روپے

(ز)افسران اور دیگر عملہ کے دفاتر کی مرمت اور فرنیچر وغیرہ پر رقم کچھ اس طرح خرچ ہوئی۔

2007-08	2006-07
1.462 ملین روپے	خرچ 1.190 ملین روپے

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2009)

ترقیاتی کاموں کے دوران پلنتھ لیول کی اہمیت کی تفصیلات

*2211: رانا محمد افضل خاں: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) فیصل آباد اور پنجاب کے دوسرے بڑے شہروں میں سڑکوں، مکانوں اور شہر کی توسیع کے لئے لازم ہے کہ پلنتھ لیول کے لئے پنچ مارک کنکریٹ کی پختہ برجیوں کی شکل میں لگائے جائیں تاکہ آئندہ اور موجودہ ڈویلپمنٹ ایک مقررہ لیول کے مطابق ہو؟

(ب) کیا حکومت آئندہ کے لئے یہ کام اس کی اہمیت کے مطابق فوراً کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اور کس طرح، اگر نہیں تو اسکی وجہ بیان کی جائے؟

(تاریخ وصولی 20 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 2 جنوری 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

معزز رکن اسمبلی رانا محمد افضل خان صاحب نے ایک نہایت اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے جس کا تعلق پنجاب کی تمام بلڈنگ کنٹرول ایجنسیز اور شہروں میں سڑکیں بنانے والے اداروں سے متعلق ہے۔

(الف) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ کی حد تک عرض ہے کہ ایف ڈی اے کے بلڈنگ بائی لاز گورننگ باڈی نے مورخہ 27-8-1980 کو منظور فرمائے۔ جس کی شق نمبر 37 کے تحت عمارات کا پلنتھ لیول سڑک کے کراؤن سے کم از کم ایک فٹ مقرر کیا۔ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ پنجاب نے 2008 میں بلڈنگ اینڈ زوننگ ریگولیشن بنائے ہیں اس میں رہائشی عمارات کا پلنتھ لیول مقرر نہ کیا ہے۔ کمرشل بلڈنگ میں برآمدہ کا لیول سڑک کے کراؤن سے کم از کم 6 انچ اور گراؤنڈ فلور کا لیول برآمدہ سے مزید 1.5 فٹ اونچا رکھا جا سکتا ہے۔

(ب) اصل مسئلہ سڑکوں کے حتمی لیول مقرر کرنے کا ہے جو کسی بھی شہر میں مقرر نہ کیا گیا ہے ہر سڑک بنانے والے سرکاری ادارے پرائیویٹ سیکٹر میں سڑکوں کی تعمیر اور تعمیرن کی

صورت میں سڑک کا لیول اپنی مرضی سے اونچا کر دیا جاتا ہے۔ نیتجتاً سڑکوں کا لیول اونچا ہو جاتا ہے اور مکانات کا پلنتھ لیول نیچے رہ جاتا ہے۔ اس خدشے کے پیش نظر تعمیرات کرنے والا ہر شخص اپنا پلنتھ لیول اونچے سے اونچا رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور یوں یہ مسئلہ سوالیہ نشان بن جاتا ہے۔ لہذا جیسا کہ معزز رکن صوبائی اسمبلی نے نشان دہی کی ہے حکومت کو چاہئے کہ تمام شہروں، قصبوں کی باضابطہ مطالعہ کے بعد سڑکوں کے حتمی لیول مقرر کر دیئے جائیں اور پنچ مارک کنکریٹ کی پختہ برجیوں کی شکل میں جابجا نصب کر دیئے جائیں۔ بعد ازاں کسی کو سڑک کا لیول اس سے اونچا رکھنے کی اجازت نہ ہو۔

(تاریخ وصولی جواب 4 اپریل 2009)

ضلع لاہور میں رجسٹرڈ ہاؤسنگ کالونیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2456: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں رجسٹرڈ ہاؤسنگ کالونیز کتنی ہیں؟

(ب) ضلع لاہور میں غیر رجسٹرڈ ہاؤسنگ کالونیز کتنی ہیں؟

(ج) کیا حکومت غیر رجسٹرڈ شدہ ہاؤسنگ کالونیز کو رجسٹرڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) غیر رجسٹرڈ ہاؤسنگ کالونیز کے خلاف حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ہ) سال 2008-2007 کے دوران کتنی غیر رجسٹرڈ ہاؤسنگ کالونیز کو رجسٹرڈ کیا گیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 20 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 29 جنوری 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) سکیموں کی رجسٹریشن، رجسٹرار کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی سے متعلقہ ہے تمام ضلع لاہور میں ایل ڈی اے سے منظور شدہ پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کی تعداد 213 ہے لسٹ ایوان میز کی پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایل ڈی اے نے سروے کیا ہے جس کے مطابق تقریباً 132 ہاؤسنگ سکیمیں ایل ڈی اے نے منظور نہ کی ہیں ان غیر قانونی سکیموں کی لسٹ تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایل ڈی اے ان غیر قانونی سکیموں کو پنجاب پرائیویٹ سائٹ ڈویلپمنٹ سکیم رولز (ریگولیشن) 2005 کے مطابق منظور کر سکتی ہے۔

(د) ان غیر قانونی سکیموں کے خلاف ایل ڈی اے نے جوڈیشل مجسٹریٹ کو چالان بھیجے ہیں اور اس کے علاوہ اخبارات میں ان سکیموں کے خلاف عوام الناس کو مطلع بھی کیا ہے۔(کاپی اشتہار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ہ) ایل ڈی اے نے جو بھی سکیمیں پاس کیں وہ 2005 کے قانون کے مطابق کی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 25 جنوری 2010)

ایل ڈی اے ایونیو کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*2461: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ایل ڈی اے ایونیو۔I کتنے رقبے پر پھیلا ہوا ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) ایل ڈی اے ایونیو۔I میں کتنے سرکاری ملازمین کو پلاٹ الاٹ کئے گئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ایل ڈی اے ایونیو۔I میں کتنے پرائیویٹ لوگوں کو جگہ الاٹ کی گئی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ایل ڈی اے ایونیو۔I میں سکول، کالج اور ہسپتال کے لئے کتنی جگہ رکھی گئی ہر ایک کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) کیایہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایونیو۔ I میں سیاسی لوگوں کو بھی پلاٹ الاٹ کئے گئے ؟

(تاریخ وصولی 20 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 29 جنوری 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ایل ڈی اے ایونیو۔ I کا رقبہ 16235 کنال ہے۔

(ب) ایل ڈی اے ایونیو۔ I میں سرکاری ملازمین کو 10984 پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں۔

(ج) ایل ڈی اے ایونیو۔ I میں کسی پرائیویٹ شخص کو الاٹمنٹ نہ کی گئی ہے کیونکہ یہ سرکاری و نیم سرکاری ملازمین کے لئے مختص ہے۔

(د) ایل ڈی اے ایونیو۔ I میں سکولوں کے لئے 199.21 کنال، کالج کے لئے 44 کنال اور ہسپتال کے لئے 16 کنال جگہ رکھی گئی ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 جون 2009)

گوجرانوالہ شہر کو واٹر سپلائی وسیوریج کی سہولت فراہم کرنے کا مسئلہ

*2598: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ شہر کی کتنی آبادی کو اس وقت واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت متعلقہ ترقیاتی ادارہ فراہم کر رہا ہے ؟

(ب) اس وقت کتنی آبادی ان سہولیات سے استفادہ نہ کر رہی ہے ؟

(ج) اس وقت کن علاقہ جات میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی سہولت نہ ہے ؟

(د) کیا جن آبادیوں / کالونیوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت نہ ہے، حکومت کب تک ان کو یہ سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات؟

(تاریخ وصولی 10 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 26 فروری 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) واسا گوجرانوالہ اس وقت گوجرانوالہ شہر کی تقریباً 28 فیصد آبادی کو واٹر سپلائی اور تقریباً 60 فیصد آبادی کو سیوریج کی سہولت مہیا کر رہا ہے۔

(ب) اس وقت شہر کی تقریباً 72 فیصد آبادی واٹر سپلائی اور تقریباً 40 فیصد آبادی کو سیوریج کی سہولت میسر نہ ہے۔

(ج) واٹر سپلائی واسا گوجرانوالہ

درج ذیل آبادیوں میں واٹر سپلائی کی سہولت میسر نہ ہے یا مکمل طور پر میسر نہ ہے۔

سوئی گیس روڈ ملحقہ آبادیاں۔ مدینہ کالونی۔ فیض عالم ٹاؤن۔ فتو منڈ روڈ۔ چوک قبرستان سے بائی پاس۔ اللہ آباد۔ عثمان کالونی۔ غوثیہ آباد۔ ونیہ۔ جگنہ۔ بیکو پور۔ گلزار کالونی۔ رانا کالونی۔ کچا ایمن آباد۔ اللہ بخش کالونی۔ حسن ٹاؤن۔ غنی پور۔ شادمان کالونی۔ رشید کالونی۔ رحمن پورہ۔ پاسبان کالونی۔ سمن آباد۔ گرجاکھ۔ نوید کالونی۔ ارسال کالونی۔ رحمت ٹاؤن۔ زاہد کالونی۔ شمع کالونی۔ کلرآبادی۔ دھلے۔ شاہین آباد۔ محمد آباد۔ راجکوٹ۔

مختار کالونی۔ محلہ داتا گنج بخش۔ نوشہرہ سانسی۔ ابوبکر پارک۔ مدینہ ٹاؤن۔ سرفراز کالونی۔ گلشن عدیل۔ کھیالی شاہ پور (آدھی)۔ گلی سندر سنگھ۔ سردار کالونی۔ کشمیر کالونی نمبر 2۔ محلہ جامعہ محمدیہ وغیرہ۔

سیوریج واسا گوجرانوالہ

درج ذیل آبادیوں میں سیوریج کی سہولت میسر نہ ہے یا مکمل طور پر میسر نہ ہے۔

شادمان کالونی۔ حسن ٹاؤن۔ الشیخ ٹاؤن۔ نبی پورہ۔ رانا کالونی۔ سلامت پورہ۔ فیض عالم ٹاؤن۔ غوثیہ ٹاؤن۔ اللہ آباد۔ عثمان کالونی۔ ونیہ روڈ۔ راجہ کالونی۔ گلزار کالونی۔ کوٹ حبیب اللہ۔ فرید ٹاؤن۔ پاسبان کالونی۔ سمن آباد۔ نوید کالونی۔ کلرآبادی۔ راجکوٹ۔ مختار کالونی۔ محلہ داتا گنج بخش

۔نوشہرہ سانسی۔ابوبکر پارک۔مدنیہ ٹاؤن۔سرفراز کالونی۔گلشن عدیل۔کھیالی شاہ پور۔(آدھی)۔گلی سندر سنگھ۔سردار کالونی۔کشمیر کالونی۔نمبر 2 محلہ جامعہ محمدیہ وغیرہ۔

(د) جن آبادیوں / کالونیوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت نہ ہے۔ان کی تجاویز بنا کر سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شمولیت کے لیے مرحلہ وار حکومت کو بھجوائی جا چکی ہیں۔حکومت جونہی اپنے دستیاب مالی وسائل میں سے ادارہ ہذا کو مذکورہ سکیموں کی مد میں مطلوبہ فنڈز جاری کرے گی تو ان منصوبہ جات پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 7 جولائی 2009)

گوجرانوالہ میں گٹروں کی صفائی کے لئے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2599: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ شہر کی 20 لاکھ کی آبادی میں گٹروں کی صفائی کیلئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، گریڈ اور اسامی وائز تعداد بتائیں؟

(ب) گٹروں کی صفائی کیلئے کتنے سکشن پمپ ہیں، کتنے جیٹ واشر ہیں اور نکلا ہوا کوڑا / گار اٹھانے کیلئے کتنے ڈیمپر / ٹرک ہیں؟

(ج) ان میں سے کتنے چالو حالت میں اور کتنے خراب کب سے ہیں؟

(د) ان کی سالانہ مرمت اور پیٹرول / ڈیزل کی مد میں کتنی رقم خرچ ہوتی ہے؟

(ہ) اگر یہ مشینری اور عملہ اس شہر کی آبادی کے تناسب سے کم ہے تو کیا متعلقہ ضلعی حکومت / صوبائی حکومت اس کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 10 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 26 فروری 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ

(الف)واسا گوجرانوالہ کے پاس 166 سیور مین ہیں جو کہ گریڈ۔1 کے ملازمین ہیں۔

(ب)واسا گوجرانوالہ کے پاس صرف ایک عدد سکشن مشین اور ایک عدد جیٹ سکشن مشین ہے

۔کوڑا/گارا اٹھانے کے لئے کوئی ٹرک/ڈیمپر نہ ہے۔البتہ ضلعی حکومت اس کو اٹھانے میں

تعاون کررہی ہے۔

(ج)دونوں مشینیں چالو حالت میں ہیں۔

(د)دونوں مشینوں پر تقریباً 18 لاکھ روپے سالانہ مرمت اور ڈیزل کی مد میں خرچ ہوتے ہیں۔

(ہ)جن آبادیوں میں سیوریج سسٹم کی سہولت موجود ہے۔اس سسٹم کی صفائی کے لیے

تقریباً 555 سیور مینوں کی ضرورت ہے یہ کمی سیور مینوں کی عدم دستیابی کی وجہ سے پوری نہ

ہوسکتی ہے۔البتہ متبادل کے طور پر سیور کلینگ مشینری حاصل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے

جسکے لیے پنجاب حکومت نے اس سال 30 ملین روپے مختص کیے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 2 جون 2009)

موضع بیر والا تحصیل چنیوٹ میں ٹیوب ویلز برائے سپلائی واٹر کی تفصیلات

*2698: سید حسن مرتضیٰ: کیاوزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)کیا یہ درست ہے کہ واسا فیصل آباد نے تحصیل چنیوٹ موضع بیر والا میں ٹیوب ویل برائے سپلائی واٹر لگا رکھے ہیں؟

(ب)اس جگہ کتنے ٹیوب ویل کب سے کام کررہے ہیں؟

(ج) کتنے چالو اور کتنے کب سے بند ہیں؟

(د) یکم جنوری 2007 سے آج تک اس ان لائن پمپنگ اسٹیشن سے کتنے درخت چوری ہوئے ہیں اور اس کا پرچہ کس تھانہ میں کن کن افراد کے خلاف درج ہوا ہے ان کے نام، ولدیت، پتہ جات سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ چند روز قبل اس ان لائن پمپنگ اسٹیشن سے درخت چوری کاٹتے ہوئے چند افراد کو موقعہ پر پکڑا گیا تھا ان میں کون کون سے ملازم تھے ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(و) ان کے خلاف حکومت نے کیا ایکشن لیا تفصیل بتائیں؟

(تاریخ وصولی 22 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 17 مارچ 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست ہے لیکن یہ ٹیوب ویل فیصل آباد کو پانی سپلائی کرتے ہیں۔

(ب) اس جگہ 1992ء سے 25 ٹیوب ویلز اور 2000ء سے مزید چار ٹیوب ویل کام کر رہے ہیں۔ اس طرح کل 29 ٹیوب ویلز کام کر رہے ہیں۔

(ج) تمام ٹیوب ویل چالو حالت میں ہیں۔

(د) آج تک ان لائن بوسٹر پمپ اسٹیشن کی حدود سے کوئی درخت چوری نہ ہوا ہے۔

(ہ) درست نہ ہے ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔

(و) درست نہ ہے ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 7 جولائی 2009)</u>

<u>جوہر ٹاؤن لاہور سکیم میں کالجز کے لئے پلاٹ مختص کرنے کا مسئلہ</u>

<u>*2910: جناب اعجاز احمد خاں:</u> کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ جوہر ٹاؤن لاہور میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے کوئی کالج موجود نہ ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ ایل ڈی اے نے جوہر ٹاؤن سکیم بناتے وقت سکولوں اور کالجز کے لئے جگہ /پلاٹ مخصوص کئے تھے؟

(ج)ان پلاٹوں کی تعداد اور ان کی موجودہ صورت حال کیا ہے، آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 20 فروری 2009 تاریخ ترسیل 2 اپریل 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) سکیم پلان کے مطابق پلاٹ نمبر 662 بلاک G/I ایم اے جوہر ٹاؤن کالج کے لئے مخصوص کیا گیا تھا جسے مجاز اتھارٹی نے سکول کے لئے الاٹ کرنے کی منظوری دے دی۔

(ب) درست ہے۔

(ج) سکول اور کالج کے لئے جوہر ٹاؤن سکیم بشمول پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم میں 37 عدد پلاٹ مختص کئے گئے ہیں جن میں سے 21 عدد پلاٹ ایل ڈی اے کی طرف سے الاٹ کئے جا چکے ہیں ۔(پلاٹ نمبر 662 بلاک G-I کالج کے لئے مخصوص کیا گیا تھا جسے مجاز اتھارٹی نے سکول کے لئے الاٹ کرنے کی منظوری دی)۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 7 جولائی 2009)</u>

<u>ایف ڈی اے سٹی سکیم فیصل آباد سے قبرستان، پارک اور اسٹیڈیم ختم کرنے کا معاملہ</u>

<u>*2911: جناب جوئیل عامر سہوترا:</u> کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ ایف ڈی اے سٹی سکیم فیصل آباد سے قبرستان، پارک اور اسٹیڈیم ختم کرکے انہیں پلاٹوں میں تبدیل کرکے لوگوں کو الاٹ کر دیا گیا ہے اگر ہاں تو ذمہ داران کون ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کے زمیندار کوٹہ کے پلاٹوں کو بھی نمبر الاٹ کئے گئے ہیں اگر ہاں تو یہ کس اتھارٹی کے حکم پر ہوئے؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت قبرستان، پارک اور اسٹیڈیم ختم کرکے، پلاٹوں میں تبدیل کرکے الاٹ کرنے اور پلاٹوں کے نمبر تبدیل کرنے والوں کے خلاف کسی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 20 فروری 2009 تاریخ ترسیل 2 اپریل 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست نہ ہے۔ایف ڈی اے سٹی سکیم فیصل آباد سے قبرستان، پارک اور اسٹیڈیم ختم نہ کئے گئے ہیں۔صورت حال یہ ہے کہ قبرستان کے لئے مخصوص رقبہ 102.57 کنال میں اضافہ کرکے 222.18 کنال کر دیا گیا ہے اور پلاننگ میں اسے مین روڈ Main Road کے ساتھ Re-locate کیا گیا ہے۔

کرکٹ اسٹیڈیم کا رقبہ 177.67 کنال سکیم میں موجود ہے اور متعلقہ ادارہ سے کرکٹ اسٹیڈیم بنانے کے لئے بات چیت چل رہی ہے۔پارک ختم نہ کئے گئے ہیں بلکہ پارکوں کے رقبہ کو 608.40 کنال سے بڑھا کر 723.67 کنال کر دیا گیا ہے۔ترمیمی نقشہ مجاز اتھارٹی نے ٹاؤن پلاننگ کے Standards اور Consultant کی سفارشات کی روشنی میں مورخہ 24-2-09 کو منظور کیا۔

(ب) یہ درست ہے۔

زمینداروں کو ان کی زمین کے عوض پلاٹ / پلاٹ نمبر الاٹ کئے گئے ہیں۔زمینداروں کو ان کی زمین کے عوض پلاٹ دینا پالیسی کا حصہ ہے اور ظاہر ہے کہ پلاٹ الاٹ کئے جائیں گے تو ان کو پلاٹ نمبر بھی لازمی دیئے جائیں گے۔

(ج)مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ واضح ہے کہ قبرستان، پارک اوراسٹیڈیم ختم نہ کئے گئے ہیں-پلاٹ نمبر بھی پالیسی کے مطابق جاری کئے گئے ہیں- مجاز اتھارٹی کے احکامات بھی درست ہیں-لہذا کسی کے خلاف کسی کارروائی کا کوئی جواز نہ ہے-

(تاریخ وصولی جواب 7 جولائی 2009)

ایف ڈی اے سٹی سکیم فیصل آباد کا رقبہ ودیگر تفصیلات

*2912: جناب جوئیل عامر سہوترا: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایف ڈی اے سٹی سکیم فیصل آباد کتنے رقبہ پر محیط ہے اس سکیم کا کل ترقیاتی بجٹ کتنا ہے اور الاٹمنٹ کے حوالے سے Criteria کیا ہے؟

(ب) مذکورہ سکیم کا ڈویلپمنٹ کے حوالے سے Status کیا ہے ڈویلپمنٹ کب تک مکمل کر کے اسے عوام کے حوالے کر دیا جائے گا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکیم کے مین گیٹ پر ایک کروڑ روپے کی لاگت آئی مذکورہ گیٹ کس ٹھیکیدار نے کتنے عرصہ میں تعمیر کیا اور اس گیٹ پر ہونے والی لاگت کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 20 فروری 2009 تاریخ ترسیل 2 اپریل 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ

(الف)ایف ڈی اے سٹی ہاؤسنگ سکیم 1815.8 ایکڑ پر مشتمل ہے۔اس کا کل ترقیاتی بجٹ 3988.6 ملین روپے ہے۔ سکیم کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب کی منظور شدہ پالیسی کے مطابق جنرل پبلک سے پہلے آئیے پہلے پائیے کی بنیاد پر درخواستیں وصول کی گئی تھیں اور لوگوں نے درخواستوں کے ساتھ پلاٹ کی قیمت کا 25% جمع کروایا تھا جب کہ بقایا رقم چھ مساوی اقساط میں واجب الادا تھی۔درخواستیں بذریعہ اشتہار اخبارات مانگی گئی تھیں اور کمپیوٹر کے ذریعہ شفاف طریقہ سے Open Balloting کے ذریعہ الاٹمنٹ کی گئی۔

(ب)Consultant Ms NESPAK کے مشورہ سے ڈویلپمنٹ کے حوالے سے سکیم کو چار Packages میں تقسیم کیا گیا ہے۔یعنی Package-I, Package-II, Package-III and Package-IV اس کے علاوہ واپڈا اور سوئی گیس کے محکمہ جات سے کام کو Deposit Works کے طور پر کروانے کا پروگرام ہے۔

جہاں تک Package-I کا تعلق ہے اس میں بلاک A اور بلاک F کے ترقیاتی کاموں میں واٹر سپلائی، سیوریج اور ڈرینج کا کام شامل ہے۔ 70% to 75% کام مکمل ہو چکا ہے اور جولائی 2009 تک مرحلہ وار قبضہ دینے کا پروگرام ہے۔سوئی گیس ڈیپارٹمنٹ کو تخمینہ کے مطابق تمام فنڈ جمع کروا دیئے گئے ہیں اور واپڈا کے ساتھ گفت وشنید جاری ہے۔

B,C,D,E بلاکس کا کام Package-II میں شامل ہے جو کہ دسمبر 2009 کو تکمیل پا جائے گا۔

Package-III and Package IV میں محکمہ انہار سے پانی کے لئے معاہدہ اور پہاڑ نگ ڈرین کے پاس Disposal Station بنانے کا کام شامل ہے۔متعلقہ محکمہ جات اور کنسلٹنٹ سے ڈیزائن تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔

(ج)درست ہے۔

مذکورہ گیٹ میسرز پروگریسو انٹرنیشنل، 11 کرم بلاک کمرشل زون، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے عرصہ 16 ماہ میں تعمیر کیا ہے۔گیٹ پر ہونے والی کل لاگت مبلغ 1,37,91,180 روپے ہے۔دراصل یہ صرف داخلی گیٹ نہ ہے۔بلکہ سکیم کے سائز کے شایان شان ایک بہت بڑا سٹرکچر ہے۔

گیٹ کاسٹرکچر مع دروازے، کھڑکیاں، شیشے، پلاسٹر وغیرہ 6871,000روپے

ایلو مینیم کلیڈنگ 62,48,880روپے

Logoاور دیگر متفرق کام مثلاً بجلی، بیرئیر، فینسنگ، سیڑھی وغیرہ 6,71,400روپے

کل رقم: 1,37,91,180روپے

(تاریخ وصولی جواب 7جولائی2009)

آر ڈی اے کی زمین ودیگر تفصیلات

*2923: جناب شہر یار ریاض: کیاوزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)آرڈی اے کی کل کتنی اراضی راولپنڈی میں موجود ہے،افسروں کو کتنی کوٹھیاں اور گیسٹ ہاؤس استعمال کے لئے دیئے گئے ہیں؟

(ب)اس میں سے کل کتنی اراضی لیز پر دی گئی ہے؟

(ج)آرڈی اے میں کل کتنے ملازم ہیں ان میں سے کتنے مستقل اور کتنے کنٹریکٹ پر ہیں؟

(د)آرڈی اے کے ذیلی ادارہ واسا میں کتنے کنٹریکٹ اور کتنے مستقل ملازمین ہیں؟

(ہ)واسا کی کل آمدنی کتنی ہے،اس کے کیا کیا ذرائع ہیں؟

(و)واسا کی کل کتنی فارن فنڈز کی سکیمیں ہیں اور اس میں کتنا پیسہ موجود ہے؟

(تاریخ وصولی21فروری2009تاریخ ترسیل 11مئی2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف)آرڈی اے نے کل 2947کنال 9مرلے اراضی پر ہاؤسنگ سکیمیں بنائی ہیں جبکہ صرف دو افسران کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ شدہ ہیں۔

(ب)کوئی اراضی لیز پر نہ دی گئی ہے۔

(ج)آر۔ڈی۔اے میں ملازمین کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔:۔

کل ملازمین۔197

مستقل ملازمین۔95

کنٹریکٹ ملازمین 87

دیگر ملازمین 15

(د)آرڈی اے کے ذیلی ادارہ واسا میں ملازمین کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کل ملازمین۔682

مستقل ملازمین۔483

کنٹریکٹ ملازمین۔199

(ہ)سال 08۔2007 کے مطابق کل آمدنی 366.280 ملین روپے مندرجہ ذیل ذرائع سے ہوئی۔

(i)عام صارفین سے پانی اور سیوریج کے بل کی مد میں 134.899 ملین روپے

(ii)بڑے صارفین NIH،NARC،MES سے فراہمی آب کی مد میں 63.995 ملین روپے

(iii)متفرق آمدنی 55.58 ملین روپے

(iv)UIP Tax Share کی مد میں 111.806 ملین روپے (جس کی شرح سالانہ کے حساب سے مستقل نہیں ہے)

(و)اس وقت واسا میں کوئی بھی فارن فنڈز سکیم نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 اکتوبر 2009)

بھلوال شہر میں فراہمی ونکاسی آب کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*3317: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بھلوال شہر میں واٹر سپلائی اور سیوریج بچھانے پر سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کون کون سے منصوبے شروع ہوئے، ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) کتنی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور کتنی نامکمل ہیں؟

(د) نامکمل سکیمیں کب تک مکمل ہونگی؟

(تاریخ وصولی 23 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 26 جون 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) بھلوال شہر میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے واٹر سپلائی اور سیوریج بچھانے پر مالی سال 08۔2007 اور 09۔2008 میں کوئی منصوبہ منظور نہ ہوا اور نہ ہی کوئی رقم خرچ ہوئی۔

(ب) ان سالوں کے دوران محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے تحت بھلوال شہر میں کوئی منصوبہ شروع نہیں ہوا۔

(ج)۔ایضاً۔

(د)۔ایضاً ۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 15 اکتوبر 2009)</u>

<u>تحصیل بھلوال میں واٹر سپلائی کی سکیموں کی تفصیلات</u>

<u>*3318: محترمہ زوبیہ رباب ملک:</u> کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل بھلوال میں کس کس گاؤں / قصبہ میں واٹر سپلائی کی سکیمیں کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان سکیموں پر سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(ج) ان میں سے کتنی بند پڑی ہیں اور کتنی چالو حالت میں ہیں؟

(د) کیا حکومت بند سکیموں کو چلانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 23 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 26 جون 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) تحصیل بھلوال میں درج ذیل گاؤں / قصبہ میں واٹر سپلائی کی سکیمیں کام کر رہی ہیں۔

1- رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 23 شمالی

2- رورل واٹر سپلائی سکیم پرانا بھلوال

3- رورل واٹر سپلائی سکیم دیووال

4- رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 22 شمالی

5- رورل واٹر سپلائی سکیم علی پور سیداں

6- رورل واٹر سپلائی سکیم سالم

7- رورل واٹر سپلائی سکیم زین پور

8- رورل واٹر سپلائی سکیم خان محمد والا

9- رورل واٹر سپلائی سکیم ڈھل

10- رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 16 شمالی

11- رورل واٹر سپلائی سکیم چک رمداس

12- رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 16 جنوبی

13- رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 9 ایم ایل

14- رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 13 اے ایس بی

15-رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 18 شمالی

16-رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 24 شمالی

17-رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 17 شمالی

18-رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 15 جنوبی

19-رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 7 ایم ایل

20-رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 15 شمالی

21-رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 13 شمالی

22-رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 13 جنوبی

23-رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 6 جنوبی تاری والا

(ب) درج ذیل سکیموں پر سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران خرچہ ہوا ہے۔

1-رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 16 جنوبی 2007-08 ——

2008-09 3.000 ملین

2-رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 13 اے ایس پی 2007-08 ——

2008-09 1.293 ملین

(ج) ان میں سے مندرجہ ذیل آٹھ عدد سکیمیں چالو حالت میں کام کر رہی ہیں اور پندرہ عدد سکیمیں بند پڑی ہیں۔

(چالو سکیمیں)

1- رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 23 شمالی

2- رورل واٹر سپلائی سکیم پرانا بھلوال

3- رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 18 شمالی

4- رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 24 شمالی

5- رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 15 جنوبی

6- رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 7 ایم ایل

7- رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 15 شمالی

8- رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 6 جنوبی تاری والا

(د)اگر حکومت کی طرف سے سکیموں کو چلانے کے لئے فنڈز مہیا کر دیئے جائیں تو سکیمیں قابل استعمال لائی جا سکتی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 15 اکتوبر 2009)

نفیر آباد شالامار ٹاؤن لاہور میں پینے کے پانی کے نئے پائپ بچھانے کی تفصیلات

*3321: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نفیر آباد شالامار ٹاؤن لاہور میں پینے کے پانی میں مٹی آرہی ہے جس سے علاقہ میں مختلف قسم کی بیماریاں جنم لے رہی ہیں؟

(ب) کیا حکومت مکینوں کو یوسی۔38 کے صاف پانی مہیا کرنے کے لئے نئے پائپ بچھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک

(تاریخ وصولی 25 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 4 مئی 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست نہ ہے کہ علاقہ نفیر آباد میں پینے کے پانی میں مٹی آرہی ہے۔تاہم واسا شالامار ٹاؤن میں صاف پانی مہیا کرنے کیلئے باقاعدگی سے لائنوں کی صفائی کی جاتی ہے۔اور کلورین بھی استعمال کی جاتی ہے۔اس علاقہ میں ایک فلٹریشن پلانٹ بھی کام کر رہا ہے۔ جس سے علاقہ کے لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔اگر کوئی گندے پانی کی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوری طور پر واٹر سپلائی لائن کو صاف کر دیا جاتا ہے۔

(ب) یوسی 38 میں لگے پانی کے پائپ احسن طریقے سے چل رہے ہیں۔اس لئے نئے پائپ بچھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔اور نہ ہی کوئی سکیم زیر غور ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23 جنوری 2010)

ایل ڈی اے کے 900 ورک چارج ملازمین کی برخاستگی کی تفصیلات

*3376: خواجہ عمران نذیر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے میں 900 کے قریب ورک چارج ملازمین جو کہ مختلف پوسٹوں پر کام کررہے تھے، کو گورنر راج کے دوران ملازمتوں سے نکال دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ملازمین کو پچھلے تین ماہ سے تنخواہوں کی ادائیگی بھی نہ ہوئی ہے؟

(ج) ان ملازمین کو ملازمت سے نکالنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت ان ملازمین کو ملازمت پر بحال کرنے اور ان کو تنخواہوں کی ادائیگی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 7 مئی 2009 تاریخ ترسیل 20 جون 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ایل ڈی اے نے کوئی ورک چارج ملازم گورنر راج کے دوران نہیں نکالا۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) کوئی ملازم بھی ملازمت سے نہیں نکالا گیا۔

(د) جواب جزو "ج" میں دے دیا گیا۔

(تاریخ وصولی جواب 25 جنوری 2010)

لاہور شہر میں واٹر سپلائی و سیوریج کی فراہمی کی تفصیلات

*3406: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) لاہور شہر کی کتنی آبادی کو واٹر سپلائی اور کتنی آبادی کو سیوریج کی سہولت میسر ہے؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ اگر لاہور شہر کے کسی علاقے سے گندے پانی کی فراہمی کی شکایت موصول ہو تو متعلقہ علاقے کے پانی کے نمونے حاصل کر کے اس کا لیبارٹری ٹیسٹ کیا جاتا ہے، اگر ہاں تو سال 08-2007 اور سال 09-2008 میں کتنی شکائتیں موصول ہوئیں اور ان میں سے کتنی شکائتیں درست ثابت ہوئیں اور واسا نے اس بارے میں کیا اقدامات اٹھائے؟

(تاریخ وصولی 12 مئی 2009 تاریخ ترسیل 20 جون 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ

(الف) لاہور واسا اس وقت 5137000 کی آبادی کو واٹر سپلائی اور 4892000 آبادی کو سیوریج کی سہولت بہم پہنچا رہا ہے۔ واسا کے علاوہ دیگر ادارے اور پرائیویٹ سکیمیں 350000 کی آبادی کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولتیں فراہم کر رہی ہیں۔ کنٹونمنٹ، ماڈل ٹاؤن، واپڈا ٹاؤن اور دیگر ہاؤسنگ سوسائٹیوں کا نظام ان کے علاوہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔ واسا میں پینے کے پانی کے متعلق جونہی کوئی شکایت موصول ہوتی ہے لیبارٹری فوراً اُس علاقے سے پانی کے نمونے حاصل کر کے ان کا تجزیہ کرتی ہے اور متعلقہ حکام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ اس علاقے پر مسلسل نظر رکھی جاتی ہے جب تک پانی کے بارے میں شکایت کا ازالہ نہیں ہو جاتا۔ اس بارے میں سال 2008 میں پانی کے کل 3771 نمونے حاصل کئے گئے جن میں سے 141 نمونے شکایت کی بناء پر حاصل کئے گئے۔ جبکہ سال 2009 میں پانی کے کل 4211 نمونے حاصل کئے گئے جن میں سے 1128 نمونے شکایت کی بناء پر حاصل کئے گئے۔ دونوں سالوں کی تفصیلی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پانی کی کوالٹی کو یقینی بنانے کیلئے روٹین میں اور شکایت پر نمونے حاصل کرنا واسا لیبارٹری کا معمول ہے۔ پانی کے وہ نمونے جن کی ٹیسٹ رپورٹیں معیار کے مطابق نہ تھیں ان علاقوں میں واسا کے آپریشنل سٹاف نے پانی کی فراہمی کے پائپوں کی فلشنگ، کلینگ اور کلورینیشن کو یقینی بنا کر پانی کی کوالٹی کو معیار کے مطابق بنایا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پانی کے نمونوں میں آلودگی کی بڑی وجہ صارف کے اپنے پائپ کا بوسیدہ ہونا ہوتا ہے۔ جسکے بارے میں صارف کو

ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے بوسیدہ پائپوں کو بدل دیں۔ یہ ہدایات واسا کے پانی کے بلوں پر بھی درج ہوتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23 جنوری 2010)

لیہ شہر میں سیوریج کا مسئلہ

*3488: جناب افتخار علی کھیتران المعروف بابر خان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لیہ شہر سیوریج کے سنگین مسائل سے دوچار ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لیہ شہر کے سیوریج کے مسئلہ کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 16 مئی 2009 تاریخ ترسیل 20 جون 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ہاں۔

(ب) گورنمنٹ اس مسئلہ کو حل کرنے کا مصمم ارادہ رکھتی ہے۔ جناب افتخار علی کھتران المعروف بابر خان ایم پی اے سے مشاورت اور ان کی ترجیحات کو مدنظر رکھتے ہوئے کمپری ہینسو سیوریج سکیم لیہ کے منصوبہ کو تیار کرکے تین ہفتے میں مجاز اتھارٹی کو انتظامی امور کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 10 ستمبر 2009)

پی پی 63 فیصل آباد میں واٹر سپلائی سکیموں کی تفصیلات

*3504: جناب محمد اجمل: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)حلقہ پی پی63 فیصل آباد میں کتنی واٹر سپلائی کی سکیمیں کس کس جگہ چل رہی ہیں؟

(ب)ان میں سے کتنی چالو حالت میں ہیں اور کتنی بند ہیں؟

(ج)جو سکیمیں بند پڑی ہیں وہ کب سے بند ہیں؟

(د)ان سکیموں کو چلانے کیلئے کتنی گرانٹ درکار ہے، حکومت ان سکیموں کو چلانے کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی20 مئی2009تاریخ ترسیل13 جولائی2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف)حلقہ پی پی63 فیصل آباد میں اب تک کل22واٹر سپلائی کی سکیمیں بنائی گئی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)ان میں سے10 سکیمیں چالو اور12 بند حالت میں ہیں۔(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج)بند سکیموں کی تفصیل کیفیت کے خانے میں بیان کر دی گئی ہے۔

(د)ان سکیموں کو چلانے کے لئے اندازاً90.44ملین روپے درکار ہیں۔حکومت پنجاب کی جانب سے مالی سال2009-10ترقیاتی پروگرام کے تحت صوبہ بھر کے لئے955ملین روپے بحوالہ ADP نمبر2205صفحہ نمبر539 مختص کئے ہیں۔جس کے تحت حکومت پنجاب تمام Non functional سیوریج وواٹر سپلائی سکیموں کی بحالی اور انہیں فعال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔بشرطیکہ علاقے کی یوزر کمیٹی بحالی کے بعد سکیم کی مرمت وچلت کی ذمہ داری لے۔ اسی پروگرام کے تحت حلقہ پی پی643 میں چک نمبر67ج ب کی سکیم بحالی اور توسیع کے لئے 13.479ملین روپے سے منظور ہو چکی ہے اور جس کے لئے1.500ملین روپے سال2009-10کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب10 ستمبر2009)</u>

<u>ایل ڈی اے پلازہ چھٹے فلور پر آگ لگنے کی تفصیلات</u>

*3518: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیاوزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ ایل ڈی اے پلازہ میں چھٹے فلور پر آگ کی وجہ سے قیمتی فائلیں جل کر راکھ ہو گئیں؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ آگ شارٹ سرکٹ کی وجہ سے لگی؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ آگ صرف چھٹے فلور تک محدود رہی؟

(د) کیایہ بھی درست ہے کہ چھٹے فلور پر آگ لگنے کے باوجود پورے پلازہ میں نہ بجلی کا نظام خراب ہوا اور نہ لفٹ متاثر ہوئی؟

(تاریخ وصولی 22 مئی 2009 تاریخ ترسیل 21 جون 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست نہ ہے کہ ایل ڈی اے پلازہ کے چھٹے فلور پر آگ لگنے کا کوئی واقعہ رونما ہوا تھا۔

(ب) جیساکہ جزو (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ایل ڈی اے پلازہ کے چھٹے فلور پر آگ لگنے کا کوئی واقعہ رونما ہی نہیں ہوا تھا لہذا شارٹ سرکٹ کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا ہے۔

(ج) جواب جزو (الف) اور (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

(د)۔ایضاً۔

(تاریخ وصولی جواب 25 جنوری 2010)

لاہور۔ایل ڈی اے پلازہ آگ لگنے سے اہم ریکارڈ کے ضیاع کی تفصیلات

*3519: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیاوزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ ایل ڈی اے پلازہ لاہور میں آگ قیمتی اور اہم ریکارڈ کو ضائع کرنے کے لئے لگوائی گئی؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ آگ پورے پلازہ میں نہ لگی بلکہ صرف متعلقہ ریکارڈ تک ہی محدود رہی؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ آگ جان بوجھ کر اور کرپشن کے کیس چھپانے اور ختم کرنے کیلئے لگائی گئی؟

(تاریخ وصولی 22 مئی 2009 تاریخ ترسیل 21 جون 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) درست نہ ہے کہ ایل ڈی اے پلازہ میں آگ فلور نمبر 8 پر نجی ٹی وی چینل کے دفتر میں لگی تھی لہذا قیمتی اور اہم ریکارڈ کو ضائع کرنے کے لئے آگ لگوائے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 23 جنوری 2010)</u>

<u>لاہور میں لگائے گئے ٹیوب ویلز کی لاگت و دیگر تفصیلات</u>

<u>*3786: محترمہ سیمل کامران</u>: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)لاہور شہر میں گزشتہ دو سال میں لگنے والے ٹیوب ویلز جو پرانے ٹیوب ویلز کی تبدیلی کے بعد لگائے گئے ہیں ان پر کیا لاگت آئی ہے ؟

(ب)شہریوں کو دوران لوڈشیڈنگ فراہمی آب کیلئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(تاریخ وصولی 24 جون 2009 تاریخ ترسیل 17 جولائی 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف)لاہور شہر میں گزشتہ دو سال میں لگائے جانے والے ٹیوب ویلز پر 279644000/- روپے لاگت آئی۔ FWO سے 69 ٹیوب ویلز لگوانے کا کام جاری ہے جس پر تخمینہ لاگت 505.286 ملین ہے۔

(ب)واسا نے 60 ٹیوب ویلوں پر جنریٹر نصب کیے ہیں جن سے لوڈشیڈنگ کے دوران شہر میں پانی کی فراہمی جاری رکھی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 ستمبر 2009)

ضلع قصور میں سرکاری ہاؤسنگ کالونیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3810: محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع قصور میں کتنی سرکاری ہاؤسنگ کالونیاں ہیں؟

(ب) سرکاری ہاؤسنگ کالونیوں میں الاٹمنٹ کا کیا طریقہ کار ہے ؟

(ج) ضلع قصور میں کتنی پرائیویٹ ہاؤسنگ کالونیاں ہیں کیا ان کالونیوں میں مالکان کی طرف سے تمام بنیادی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں؟

(د) ضلع قصور میں کتنی واٹر سپلائی سکیمیں کام کر رہی ہیں اور کتنی خراب پڑی ہیں اور کتنی زیر تکمیل ہیں؟

(ہ) ضلع قصور میں نئی واٹر سپلائی سکیموں کے لئے سال 10-2009 کے بجٹ میں کتنی رقم رکھی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی 28 جون 2009 تاریخ ترسیل 18 جولائی 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ضلع قصور میں درج ذیل سرکاری سکیمیں PHATA/H&PP نے بنائی ہیں۔

1۔ ایریا ڈویلپمنٹ سکیم لوانکم ہاؤسنگ سکیم

قادی ونڈ روڈ المعروف گلبرگ کالونی قصور برقبہ 50 ایکڑ

2۔ ایریا ڈویلپمنٹ سکیم پتوکی برقبہ 42 ایکڑ

(ب) گورنمنٹ کی پالیسی 1998 ڈسپوزل آف لینڈ بائی ڈویلپمنٹ اتھارٹیز ترمیمی آرڈیننس 2002 کے مطابق PHATA کی سکیموں میں 3 تا 5 مرلہ پلاٹ بذریعہ قرعہ اندازی الاٹ کئے جاتے ہیں اور باقی ماندہ سائز کے پلاٹ بذریعہ نیلام عام فروخت / الاٹ کیے جاتے ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب کی نافذ کردہ پنجاب پرائیویٹ سائٹ ڈویلپمنٹ سکیمز (ریگولیشن) رولز مجریہ 2005 کے مطابق ہاؤسنگ سکیم 160 کنال پر محیط ہونی چاہیے۔ اس سے کم رقبہ کی سکیم ہاؤسنگ کے معیار پر پوری نہیں اترتی۔ تحصیل قصور میں تقریباً 60 کے قریب ہاؤسنگ سکیم کے نام کالونیاں / اسکیمز موجود ہیں اور تقریباً ان تمام کا رقبہ 160 کنال سے کم ہے علاوہ ازیں ان سابقہ سکیموں کو انفرادی طور پر مرتب نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ مختلف مالکان نے اپنے رقبہ کو ایک ہی نام کی سکیم میں فروخت کیا۔ جس کی وجہ سے ان چھوٹی چھوٹی سکیموں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کا خاطر خواہ انتظام نہ تھا لیکن ٹی ایم اے قصور ان سابقہ سکیموں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے اپنے وسائل سے تعمیراتی کام وقتاً فوقتاً سرانجام دے رہی ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ نئی جاری شدہ سکیموں کے لئے سب ڈویژن بائی لاز مرتب کرکے ان میں مالکان کی طرف سے بنیادی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا ہے۔

(د) سٹی قصور میں کل 43 واٹر سپلائی سکیمیں کام کر رہی ہیں۔ جن میں 30 پرانی اور 13 نئی جو کہ PMDFC کے تعاون سے لگائی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ سی او یونٹ قصور میں 2 واٹر سپلائی

سکیمز زیر تکمیل ہیں۔ سی او یونٹس کوٹ رادھا کشن، کھڈیاں، مصطفےٰ آباد، راجہ جنگ میں بالترتیب 8،5،9،6 واٹر سپلائی سکیمز PMDFC کے تعاون سے لگائی جا رہی ہیں جبکہ سی او یونٹس کوٹ رادھا کشن، مصطفےٰ آباد اور کھڈیاں میں پرانی سکیمیں بالترتیب 4،3،3 کام کر رہی ہیں۔ اس طرح ٹی ایم اے قصور میں 53 واٹر سکیمیں کام کر رہی ہیں جب کہ 30 واٹر سپلائی سکیمز زیر تکمیل ہیں۔

(ہ) تحصیل قصور کے سی او یونٹس کوٹ رادھا کشن، کھڈیاں، مصطفےٰ آباد اور راجہ جنگ میں واٹر سپلائی سکیموں کے لئے 41.42 کروڑ روپے کے منصوبے جات PMDFC کے تعاون سے شروع کئے گئے۔ جس میں سے 15% ٹی ایم اے اور 85% PMDFC نے ادا کرنے ہیں۔ ٹی ایم اے کا 15% حصہ مبلغ 6,21,38,000 روپے بنتا تھا جس میں سے سال 09-2008 میں ٹی ایم اے نے مبلغ 30964000 روپے ادا کئے۔ جب کہ 10-2009 کے لئے ٹی ایم اے قصور نے 31174000 روپے گورنمنٹ کی منظوری سے ادا کر دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ سٹی قصور میں جاری واٹر سپلائی سکیم کے لئے -/1688000 روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 23 جنوری 2010)

میاں چنوں شہر میں واٹر سپلائی سکیموں کی تفصیلات

*3823: رانا بابر حسین: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میاں چنوں شہر میں آخری مرتبہ واٹر سپلائی کا منصوبہ کب مکمل ہوا تھا؟

(ب) سال 2006 سے آج تک سالانہ واٹر سپلائی کی سکیموں پر کتنی لاگت آئی، ہر واٹر سپلائی کے منصوبہ پر کتنی رقم خرچ ہوئی اور اس منصوبہ کا نام اور جگہ بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس پورے شہر کا واٹر سپلائی کا نظام خراب ہو چکا ہے، واٹر سپلائی کے پائپ زنگ آلودہ اور جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس شہر کے لوگوں کو سیوریج والا پانی پینے کے لئے فراہم کیا جارہا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس پورے شہر کے واٹر سپلائی کے نظام کی تبدیلی کیلئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 2 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 17 جولائی 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) محکمہ ہذا نے میاں چنوں شہر کے لئے آخری مرتبہ واٹر سپلائی سکیم سال 1988 میں مکمل کی جس پر 2.761 ملین روپے لاگت آئی۔

(ب) محکمہ ہذا نے میاں چنوں شہر میں سال 2006 سے اب تک کوئی نئی واٹر سپلائی سکیم نہیں بنائی۔

(ج) محکمہ ہذا نے واٹر سپلائی سکیم میاں چنوں سال 1998 میں مکمل کی تھی بعد میں یہ سکیم ٹاؤن کمیٹی میاں چنوں کے حوالہ کر دی گئی تھی جو کہ سال 2001 تک چلتی رہی۔اس کے بعد یہ منصوبہ سال 2001 سے اب تک ٹی ایم اے کے پاس چلا آرہا ہے۔جو کہ Proper دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور کئی جگہوں سے پائپ بھی زنگ آلودہ ہو چکے ہیں۔اس کے علاوہ ٹاؤن کمیٹی نے اندرون شہر بلاکس (Blocks) میں G.I پائپ لگوایا تھا جو کہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گیا جس کی وجہ سے سسٹم میں خرابی پیدا ہوئی۔ایک Open سروے رپورٹ کے مطابق کچھ آبادیوں میں House connections جو کہ بعد میں لگوائے گئے تھے وہ گندے نالہ جات اور Open Drains سے گزر کر گھروں میں پانی سپلائی کر رہے ہیں۔اس طرح گندہ پانی استعمال ہو رہا ہے۔

(د) میاں چنوں شہر کو تقریباً 11 ٹیوب ویلوں سے (Fresh Water) پینے کا صاف پانی مہیا کیا جارہا ہے تاہم کچھ آبادیوں میں لوگوں نے اپنے House Connections وہاں موجودہ گندہ نالہ جات / Open Drains سے کراس کر رکھے ہیں اور زنگ آلودہ بھی ہیں۔ وہیں سے آلودہ پانی مکس ہو رہا ہے۔ٹی ایم اے کو محکمہ پبلک ہیلتھ کی طرف سے ہدایات دی گئی

ہیں کہ وہ Chlorination کرے اور فوراً وہ کنکشن جو نالیوں سے اور گندہ نالہ جات سے گزر کر گھروں میں جارہے ہیں ان کو ہٹایا جائے۔

(ہ) حکومت پنجاب ایک جامع منصوبہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے محکمہ نے بحالی و توسیع واٹر سپلائی سکیم برائے میاں چنوں شہر کی Feasibility Report تیار کی ہے جو کہ لف ہے جس کا تخمینہ لاگت 94.155 ملین روپے ہے۔حکومت پنجاب کی طرف سے فنڈز کی فراہمی پر سکیم شروع کی جاسکتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 ستمبر 2009)

مالی سال 08-2007 اور 09-2008، ایف ڈی اے کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*3905: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کا ایف ڈی اے کا بجٹ کتنا تھا سال وائز تفصیل بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مد میں کتنی گرانٹ سالانہ فراہم کی گئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران ایف ڈی اے نے کتنی رقم واٹر سپلائی کے منصوبوں پر خرچ کی، ان منصوبوں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ٹیوب ویلوں کی تنصیب پر خرچ ہوئی یہ ٹیوب ویل کہاں کہاں نصب کئے گئے؟

(تاریخ وصولی 16 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 5 اگست 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ فیصل آباد کا سالانہ بجٹ برائے سال 08-2007 بشمول ابتدائی بقایا 3942.153 ملین روپے تجویز کیا گیا جب کہ مالی سال کے آخر میں 3542.110 ملین

وصول ہوئے۔بجٹ میں اخراجات کا تخمینہ 3940.669 ملین روپے تجویز کیا گیا جب کہ 1113.983 ملین روپے خرچ ہوئے۔

اس طرح مالی سال برائے 09-2008 بشمول ابتدائی بقایا 3198.765 روپے تجویز کیا گیا جب کہ مالی سال کے آخر میں 3273.650 ملین روپے وصول ہوئے۔بجٹ میں اخراجات کا تخمینہ 3187.888 ملین روپے تجویز کیا گیا جب کہ 1241.674 ملین روپے خرچ ہوئے۔

بجٹ برائے مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مالی سال 08-2007

(رقوم ملین میں)

آمدن	بجٹ تخمینہ	نظر ثانی شدہ
ترقیاتی	654.798	271.57
غیر ترقیاتی	185.120	188.995
ابتدائی بقایا	3102.235	3081.540
میزان	3942.153	3542.110

خرچ

ترقیاتی	3711.673	973.397
غیر ترقیاتی	228.996	140.586
میزان	3940.669	1113.983

مالی سال 09-2008

(رقوم ملین میں)

آمدن	بجٹ تخمینہ	نظر ثانی شدہ
ترقیاتی	576.637	555.917
غیر ترقیاتی	194.000	289.606
ابتدائی بقایا	31897.64	2428.127
میزان	3198.764	3272.650

خرچ		
ترقیاتی	2938.020	1079.185
غیر ترقیاتی	249.868	162.489
میزان	3187.888	1241.671

فیصل آباد ترقیاتی ادارہ فیصل آباد کا (شعبہ فراہمی و نکاسی آب) سالانہ بجٹ برائے سال 08-2007 بشمول ابتدائی بقایا 2618.519 ملین روپے تجویز کیا گیا جب کہ مالی سال کے آخر میں 1138.191 ملین وصول ہوئے۔ بجٹ میں اخراجات کا تخمینہ 2617.619 ملین روپے تجویز کیا گیا جب کہ 1067.700 ملین روپے خرچ ہوئے۔

اس طرح مالی سال برائے 09-2008 بشمول ابتدائی بقایا 3544.753 ملین روپے تجویز کیا گیا جب کہ مالی سال کے آخر میں 2140.639 ملین روپے وصول ہوئے۔ بجٹ میں اخراجات کا تخمینہ 3543.937 ملین روپے تجویز کیا گیا جب کہ 1473.277 ملین روپے خرچ ہوئے۔

بجٹ برائے مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مالی سال 08-2007

(رقوم ملین میں)

آمدن	بجٹ تخمینہ	نظر ثانی شدہ
ترقیاتی	1106.833	457.343
غیر ترقیاتی	576.100	511.810
ابتدائی بقایا	935.586	1039.743
میزان	2618.519	2008.896

خرچ

ترقیاتی	2040.969	555.481
غیر ترقیاتی	576.650	512.219
میزان	2617.619	1067.700

مالی سال2008-09(رقوم ملین میں)

آمدن	بجٹ تخمینہ	نظر ثانی شدہ
ترقیاتی	2858.562	1394.302
غیر ترقیاتی	618.700	599.832
ابتدائی بقایا	70.491	146.505
میزان	3544.753	2140.639
کل میزان(شہری ترقی وفراہمی ونکاسی آب2007-08)	6560.672	5551.006
کل میزان(شہری ترقی وفراہمی ونکاسی آب2008-09)	6743.517	5414.289

(ب)خرچ

ترقیاتی	2928.562	879.610
غیر ترقیاتی	615.375	593.667
میزان	3543.937	1473.277
کل میزان(شہری ترقی وفراہمی ونکاسی آب2007-08)	6558.288	2181.683
کل میزان(شہری ترقی وفراہمی ونکاسی آب2008-09)	6731.825	2714.948

مالی سال2007-08میں ریماڈلنگ آف سرگودھا روڈ فیصل آباد کی مد میں65.626ملین روپے بطورADPگرانٹ موصول ہوئے-جب کہ مالی سال2008-09کے دوران سڑکوں، پارکوں اور کچی آبادیوں میں ترقیاتی کام کی مد میں363.188ملین روپے بصورت MNA, MPAاور کچی آبادیات گرانٹ موصول ہوئی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

ایم این اے گرانٹ	29.103ملین روپے
ایم پی اے گرانٹ	47.388ملین روپے

کچی آبادیات	286.697 ملین روپے
میزان	363.188 ملین روپے

(1) 2007-08 میں واٹر سپلائی کی سکیموں پر 146.741 ملین روپے خرچ کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(ج) سالانہ ترقیاتی پروگرام 2007-08

(ملین روپے میں)

سیریل نمبر	سکیم کا نام	تخمینہ لاگت	اخراجات
-1	فیصل آباد میں پانی کی سپلائی کو بہتر بنانے کا منصوبہ (جائیکا)	2515.00	14.280
-2	ویل فیلڈ ایریا میں بجلی کی بندش کے دوران پانی کی سپلائی کو جاری رکھنے کے لئے جنریٹرز کی خریداری	32.00	2.158
-3	شہر اور ویل فیلڈ ایریا میں ٹیوب ویلوں اور دوسری تنصیبات کی صورت حال کو بہتر بنانا	91.120	0.450
-4	جھال خانوانہ میں لگائے گئے ٹریمنٹ پلانٹ کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانا	284.650	- - - - - -
-5	ٹیوب ویلز اور کولیکٹر مین نہر راکھ برانچ پر تنصیب	168.260	8.824

سالانہ غیر ترقیاتی پروگرام 2007-08 (گیسٹرو)

(ملین روپے میں)

سیریل نمبر	سکیم کا نام	تخمینہ لاگت	اخراجات
-1	اقبال ٹاؤن کے بوسیدہ اور ناکارہ پائپ لائنز اور ہاؤس سروس کو تبدیل کرنا	93.230	18.360
-2	لائل پور ٹاؤن کے بوسیدہ اور ناکارہ پائپ لائنز اور ہاؤس سروس کنکشن کو تبدیل کرنا	93.880	16.285

-3	مدینہ ٹاؤن کے بوسیدہ اور ناکارہ پائپ لائنز اور ہاؤس سروس کنکشن تبدیل کرنا	151.870	26.140
-4	جناح ٹاؤن کے بوسیدہ اور ناکارہ پائپ لائنز اور ہاؤس کنکشن کو تبدیل کرنا	125.740	13.100
-5	فیصل آباد واٹر سپلائی سیوریج اور نکاسی آب پروجیکٹ فیز II، پارٹ III اقبال ٹاؤن کالونی یونین کونسل نمبر 268 میں واٹر سپلائی کی فراہمی	351.740	16.250

غیر ترقیاتی پروگرام 08-2007 (خوشحال پاکستان) (ملین روپے میں)

سیریل نمبر	سکیم کا نام	تخمینہ لاگت	اخراجات
-1	کہکشاں کالونی نمبر 2 یونین کونسل نمبر 220-NA) (83 میں وائر سپلائی کی فراہمی	93.230	18.360

(2) 09-2008 میں واٹر سپلائی کی سکیموں پر 260.819 ملین روپے خرچ کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سالانہ ترقیاتی پروگرام 09-2008

(ملین روپے میں)

سیریل نمبر	سکیم کا نام	تخمینہ لاگت	اخراجات
-1	فیصل آباد میں پانی کی سپلائی کو بہتر بنانے کا منصوبہ (جائیکا)	2515.00	20.356
-2	شہر اور ویل فیلڈ ایریا میں ٹیوب ویلوں اور دوسرے تنصیبات کی صورت حال کو بہتر بنانا	91.120	19.936
-3	ٹیوب ویلز اور کولیکٹر مین کی نہر راکھ برانچ پر تنصیب	168.260	1.020
-4	جھال خانوآنہ میں لگائے گئے ٹریٹمنٹ پلانٹ کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانا	285.650	1.020

5-	سعید آباد، ویورز کالونی، رشیدہ آباد، فیض آباد جیسی غریب آبادیوں اور ملحقہ علاقوں کو پانی مہیا کرنا	189.400	4.050

سالانہ غیر ترقیاتی پروگرام 2007-08 (گیسٹرو) (ملین روپے میں)

سیریل نمبر	سکیم کا نام	تخمینہ لاگت	اخراجات
1-	اقبال ٹاؤن کے بوسیدہ اور ناکارہ پائپ لائنز اور ہاؤس سروس کو تبدیل کرنا	93.230	18.360
2-	لائلپور ٹاؤن کے بوسیدہ اور ناکارہ پائپ لائنز اور ہاؤس سروس کنکشن کو تبدیل کرنا	93.880	16.285
3-	مدینہ ٹاؤن کے بوسیدہ اور ناکارہ پائپ لائنز اور ہاؤس سروس کنکشن کو تبدیل کرنا	151.870	26.140
4-	جناح ٹاؤن کے بوسیدہ اور ناکارہ پائپ لائنز اور ہاؤس سروس کنکشن کو تبدیل کرنا	125.740	13.100
5-	فیصل آباد واٹر سپلائی سیوریج اور نکاسی آب پروجیکٹ فیز II، پارٹ III (نظر ثانی شدہ)	351.740	16.250
6-	چراغ ٹاؤن فیصل آباد میں فراہمی آب اور نکاسی آب کی سہولیات مہیا کرنا / انہیں مزید بہتر بنانا	9.70	1.010

(د) ان سالوں کے دوران ایک مکعب فٹ کی گنجائش والے 12 ٹیوب ویلز اور متعلقہ واٹر پائپ لائن لگانے پر تقریباً 100 ملین روپے خرچ ہوئے سکیم ابھی نامکمل ہے مزید اس منصوبے پر تقریباً 70 ملین روپے اس سال خرچ ہوں گے اور یہ سکیم انشاللہ مکمل ہو جائے گی۔

2008-09 میں نہر راکھ برانچ کے ساتھ ساتھ ایک مکعب فٹ گنجائش والا ایک ٹیوب ویل اور واٹر پائپ لائن ملک پور کے لئے لگائی گئی ہے اس پر تقریباً 605 ملین روپے خرچ ہوئے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 15 ستمبر 2009)</u>

<u>مالی سال 2007-08 اور 2008-09، ایف ڈی اے کی سیوریج سکیموں کی تفصیلات</u>

*3906: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایف ڈی اے نے مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم سیوریج سکیموں پر خرچ کی؟

(ب) ان سیوریج سکیموں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) ان میں کتنی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں، کتنی اور کون کون سی ابھی زیر تکمیل ہیں؟

(د) زیر تکمیل سکیموں پر کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنے فیصد کام بقایا ہے؟

(ہ) ان منصوبوں کو مکمل کرنے کے لئے کتنی رقم درکار ہے نیز یہ کب تک مکمل ہوں گی؟

(تاریخ وصولی 16 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 5 اگست 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ

(الف) واسا (ایف۔ڈی۔اے) فیصل آباد نے 08۔2007 میں سیوریج کی سکیموں پر 625.258 ملین روپے اور 09۔2008 میں 1099.051 ملین روپے خرچ کئے۔

(ب) تفصیل تتمہ (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 08۔2007 میں 15 سکیمیں مکمل اور 13 نامکمل رہیں اور اسی طرح 09۔2008 میں 4 سکیمیں مکمل اور 20 نامکمل رہیں تفصیل تتمہ (B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سکیم کے لحاظ سے مادی طور پر تکمیل کا حال جاننے کے لئے تفصیل تتمہ (B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) سکیم کے لحاظ سے تکمیل کے لیے درکار رقم اور مدت جاننے کے لیے تفصیل تتمہ (B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 ستمبر 2009)

لاہور-جوہر ٹاؤن فیز I، II کی 1061 فائلیں ایل ڈی اے کے ریکارڈ سے لاپتہ ہونے کی تفصیلات

*3928: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جوہر ٹاؤن فیز I اور فیز II کی مجموعی طور پر ایک ہزار 61 فائلیں ایل ڈی اے کے ریکارڈ سے لاپتہ ہو گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 1061 فائلیں غائب کرنے میں محکمہ کے عملہ کا ہاتھ ہے؟

(ج) کیا گمشدہ فائلوں کے حوالے سے کوئی انکوائری کمیٹی تشکیل دی گئی ہے اگر ہاں تو کس کس افسر کو کمیٹی کا ممبر بنایا گیا ہے؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ذمہ دار افسران / اہلکاران کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، ایوان کو تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 21 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 12 اگست 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست ہے کہ جوہر ٹاؤن فیز I اور فیز II کی مجموعی طور پر 1061 امشلاجات مختلف ادوار میں ورک چارج ملازمین اور کلرکوں کی بطور ریکارڈ کیپر تعیناتی کے دوران ریکارڈ کی باضابطہ منتقلی نہ ہونے کی وجہ سے ریکارڈ سے لاپتہ ہو گئیں ہیں۔

(ب) فیز I اور فیز II ایم اے جوہر ٹاؤن کی 1061 امشلاجات غائب ہو جانے میں محکمے کے عملے کے ملوث ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں حتمی رپورٹ مجاز اتھارٹی کی تشکیل کردہ کمیٹی کی مثل در مثل رپورٹ کی روشنی میں دی جا سکے گی۔

(ج)ان گمشدہ امشلاجات کے حوالے سے مجاز اتھارٹی نے انکوائری کمیٹی تشکیل دی ہے جو مندرجہ ذیل افسران پر مشتمل ہے۔

1۔ڈائریکٹر ہڈن (Hidden) پراپرٹی ایل ڈی اے 2۔ڈائریکٹر ریسرچ ایل ڈی اے

(د) مجاز اتھارٹی کی تشکیل کردہ کمیٹی کی مثل در مثل مرتب کردہ رپورٹ / سفارشات کی روشنی میں ایسے ذمہ دار افسران / اہلکاران کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 23 جنوری 2010)

فراہمی و نکاسی آب کے منصوبوں کی تکمیل کے لئے اصلاحی اقدامات

*4045: جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت ہر سال اربوں روپے واٹر سپلائی اور ڈرینج سکیموں پر خرچ کرتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان سکیموں کے ٹینڈر میں بولی کے دوران ٹھیکیدار مقابلہ بازی میں آکر 35 / 30 فیصد کم ریٹ پر سکیمیں حاصل کر لیتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس طرح ٹھیکیدار مجبوراً منصوبوں میں غیر معیاری مٹیریل استعمال کرتے ہیں یا محکمہ کے اہلکاروں / افسران سے ملی بھگت سے Feasibility میں ردو بدل کروا لیتے ہیں؟

(د) کیا حکومت اس سلسلہ میں اصلاحی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اور کوئی ایسی پالیسی بنانے کو تیار ہے جس سے جزو بالا میں بیان کردہ حالات کو کنٹرول کیا جا سکے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 19 اگست 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ تمام کام ایسٹیمیٹ کی تصریحات کے مطابق کروائے جاتے ہیں اور منصوبہ میں کوئی ردوبدل ممکن نہیں۔

(د) حکومت ہر دور میں اصلاحی اقدامات کرتی رہتی ہے تاکہ حکومتی کارکردگی میں بہتری آئے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 ستمبر 2009)

لاہور۔سکندریہ کالونی نزد قبرستان، بندروڈ یتیم خانہ میں پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کا مسئلہ

*4047: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عقب سٹی ڈسٹرکٹ اڈا، سکندریہ کالونی نزد قبرستان بندروڈ نزد یتیم خانہ لاہور میں تقریباً ایک سال قبل علاقے کے مکینوں کا دیرینہ مطالبہ پورا کرتے ہوئے وہاں ٹیوب ویل لگوایا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ٹیوب ویل پر ناقص کام کیا گیا جس کی وجہ سے پانی خراب نکل رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت اہل علاقہ کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 30 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 19 اگست 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ تقریباً ایک سال قبل یہ ٹیوب ویل لگایا گیا لیکن یہ ٹیوب ویل محکمہ واسا ایل ڈی اے نے نہ لگایا ہے بلکہ یہ ٹیوب ویل پاک پی ڈبلیو ڈی ڈیپارٹمنٹ نے لگایا۔

(ب)ٹیوب ویل کی تنصیب مکمل ہونے کے بعد اس ٹیوب ویل کے پانی کا نمونہ لیا گیا۔ جس کی کاپی "Annexure"A کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس کے مطابق مذکورہ ٹیوب ویل کا پانی پینے کے قابل تھا۔ بعد میں اس ٹیوب ویل کے پانی کے نمونے چیک کیے جاتے رہے جن کے مطابق ٹیوب ویل کا پانی پینے کے قابل قرار پایا۔آخری نمونہ مورخہ 10-06-2009 کو لیا گیا اس کے مطابق بھی ٹیوب ویل کا پانی پینے کے قابل ہے۔ آخری نمونہ کی کاپی "Annexure"B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)مذکورہ علاقے کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 ستمبر 2009)

پی ایچ اے کی آمدن کے ذرائع و دیگر تفصیلات

*4063: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)پی ایچ اے کی آمدن کے ذرائع کون کون سے ہیں؟

(ب)پی ایچ اے کو مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی آمدن کس کس مد سے ہوئی ہے؟

(ج)ان سالوں کے دوران پی ایچ اے کو بل بورڈ سے کتنی آمدن ہوئی تھی؟

(د)یکم جنوری 2009 سے آج تک پی ایچ اے نے لاہور کس کس جگہ سے بل بورڈ اتروانے ہیں اور ان کو اترا وانے کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 31 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 19 اگست 2009)

جواب

وزیر ہاوسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف)پی ایچ اے کی آمدن کے ذرائع کی تفصیل (F/A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی ایچ اے کو مالی سال 08-2007 میں 374.689 ملین جب کہ سال 09-2008 میں /24,89,57,439 روپے آمدن ہوئی۔ جس کی تفصیل (F/B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی ایچ اے کو بورڈوں کی مد میں سال 08-2007 میں۔ /336348000 روپے اور سال 09-2008 میں -/175,319,000 روپے آمدن ہوئی۔

(د) پی ایچ اے نے جنوری 2009 کے بعد اب تک اپنے زیر انتظام شہر کی مختلف سڑکوں سے بورڈ اتارے ہیں۔ جن میں جیل روڈ گلبرگ، فیروزپور روڈ، چوبرجی، پارک لین روڈ، قرطبہ چوک، سرکلر روڈ وغیرہ شامل ہیں اور بورڈ اتارنے کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:۔

* پنجاب گورنمنٹ نے سال 2008 میں بورڈوں کے متعلق ایک جامع پالیسی مرتب کرلی ہے جس کے تحت بورڈوں کی تنصیب کے قوائد وضوابط بنالئے گئے ہیں۔ موجودہ بورڈ سائز میں بڑے اور نامناسب جگھوں پر نصب ہونے کے باعث ان قوائد وضوابط پر پورے نہیں اترتے۔

* پرانی پالیسی کے تحت لگائے گئے بورڈوں کی تعداد بہت زیادہ تھی، جس کی وجہ سے شہر کا حسن متاثر ہورہا تھا نیز ہر سال آندھیوں کے موسم میں بورڈوں کے گرنے سے کئی حادثات رونما ہوئے ہیں۔ ان کے تدارک کے لئے ان بورڈوں کو اتار کر نئی پالیسی کے تحت مناسب جگھوں پر قدرے چھوٹے سائز کے بورڈ آویزاں کئے جائیں گے۔

* ادارے نے 31 دسمبر 2008 کے بعد کسی بورڈ کے اجازت نامے میں توسیع نہیں کی، مالکان کو بورڈ اتارنے کے لئے بذریعہ نوٹس مناسب مہلت بھی دی گئی تھی، تاہم مہلت ختم ہونے کے بعد پی ایچ اے نے خود بورڈ اتارنے شروع کردیئے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 جنوری 2010)

ایل ڈی اے ایونیو اکی تفصیلات

*4085: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)ایل ڈی اے ایونیو۔I کس سال میں شروع کی گئی،اس میں سرکاری ملازمین کے لئے کس سائز کے پلاٹ رکھے گئے، کیا گریڈ ایک سے لیکر گریڈ 22 تک کے ملازمین کی ایک کیٹیگری تھی؟

(ب)ایل ڈی اے ایونیو۔I میں کل کتنے پلاٹ ہیں شروع میں ان کی کیا قیمت مقرر کی گئی تھی اور کس شرح سے اور کتنی اقساط میں پلاٹوں کی قیمت مکمل ہوئی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) کیا الاٹیوں کو پلاٹوں کا قبضہ دے دیا گیا ہے اگر نہیں تو کب تک الاٹیوں کو قبضہ دیا جائے گا مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 4 اگست 2009 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف)ایل ڈی اے ایونیو-I ہاؤسنگ سکیم دسمبر 2002 میں شروع کی گئی اس سکیم میں سرکاری ملازمین کے لئے دس مرلہ اور ایک کنال کے پلاٹ رکھے گئے تھے۔جن کی الاٹمنٹ کے لئے گریڈ ایک سے بائیس تک کے ملازمین درخواست دے سکتے تھے اور ان کی ایک ہی کیٹیگری تھی۔

(ب)ایل ڈی اے ایونیو-I ہاؤسنگ سکیم میں کل گیارہ ہزار آٹھ سو باسٹھ (11,862) پلاٹ ہیں جن میں ایک کنال کے پلاٹوں کی تعداد 5,596 اور دس مرلہ پلاٹوں کی تعداد 6266 ہے۔الاٹ شدہ پلاٹوں کی کل تعداد 10983 ہے۔جس میں ایک کنال کے پلاٹوں کی تعداد 4906 اور دس مرلہ کے پلاٹوں کی تعداد 6077 ہے۔ایک کنال کے پلاٹ کی Tentative cost (قیمت) نقد کی صورت میں 496000 روپے اور جب کہ اقساط کی صورت میں 540000 رکھی گئی تھی جس میں چالیس فیصد پیشگی جب کہ ساٹھ فیصد چھ سہ ماہی اقساط میں جمع کروانے تھے۔سہ ماہی اقساط ایک کنال کے لئے 54000 روپے فی قسط جب کہ دس مرلہ کے لئے 27000 روپے فی قسط تھی۔ایل ڈی اے کی مورخہ 16-08-2004 کو ہونے والی اتھارٹی میٹنگ کے فیصلہ (کاپی تتمہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کے مطابق الاٹیوں سے مزید مبلغ 324000 روپے فی کنال بطور ترقیاتی اخراجات / قیمت پلاٹ بعد ازاں چھ اقساط میں وصول کئے گئے کیونکہ گزشتہ کچھ عرصہ کی دوران زمین کی قیمتوں میں اضافے کے باعث ایل ڈی اے ایونیو۔I کے لئے زمین پہلے اندازے کے

مطابق حاصل کرنا ناممکن ہو گیا تھا۔مزید براں تعمیراتی سامان کی قیمتوں میں اضافے حکومت پنجاب کی طرف سے شیڈول آف ریٹس اور تعمیراتی فرم کی پیشکش زیادہ ہونے کے باعث پہلے سے مقرر شدہ تخمینے پر کام مکمل کرنا ممکن نہ رہا تھا۔

(ج)الاٹیوں کو ابھی تک بلاک F اور H کا قبضہ دیا جا چکا ہے جب کہ بلاکس A,B,C,E,G,J,K,L,M کا قبضہ ابھی الاٹیوں کو دینا باقی ہے۔ Frontier Works Organization و نہی ترقیاتی کام مکمل کر کے ان بلاکوں کا قبضہ باضابطہ طور پر ایل ڈی اے کو دے گی، ایل ڈی اے اس کے ساتھ ہی الاٹیوں کو تاریخ مقرر کر کے پلاٹوں کا قبضہ دے دیگا۔ دو ہزار سے زائد الاٹ شدہ پلاٹوں کے مقدمات پنجاب بورڈ آف ریونیو ہاؤسنگ سوسائٹی، پبلک ہیلتھ ہاؤسنگ سوسائٹی، اسلامک ریسرچ ہاؤسنگ سوسائٹی، ایم ای ہاؤسنگ سوسائٹی، ممتاز ہاؤسنگ سوسائٹی اور چنیوٹ ہاؤسنگ سوسائٹی و دیگر افراد سے ہائی کورٹ اور سول عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔جونہی اس سلسلہ میں عدالتوں کا کوئی فیصلہ آئے گا ضروری قانونی کارروائی اور ترقیاتی کام مکمل ہونے بعد الاٹیوں کو ان پلاٹوں کا قبضہ بھی دے دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 15 ستمبر 2009)

ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ
قائم مقام سیکرٹری

لاہور
26 جنوری 2010

(الف)ضلع گجرات کے تھانہ ڈنگہ میں حال میں SI غلام قادر GL/8، SI محمد اعظم GL/641، SI محمد آصف GL/131 تعینات ہیں اور کار سرکار سر انجام دے رہیں ہیں۔

(ب)عرصہ از مورخہ 07-01-01 تا 09-09-05 تک تھانہ ڈنگہ کے سب انسپکٹر جو تعینات رہ چکے ہیں اور اب تھانہ ڈنگہ سے تبدیل ہو چکے ہیں۔SI قلب عباس، SI غالب حسین کے خلاف رشوت کا الزام تھا جو اس سلسلہ میں بالترتیب مقدمہ نمبر 08/9 بجرم 11 ت پ 47/2/5 انسداد رشوت ستانی ایکٹ و مقدمہ نمبر 08 بجرم 161 ت پ 47/2/5 انسداد رشوت ستانی ایکٹ تھانہ اینٹی کرپشن گجرات درج رجسٹر ہو چکے ہیں اور SI قلب عباس رشوت کے الزام میں محکمہ سے برخاست ہو چکا ہے اور مقدمہ زیر سماعت ہے SI غالب حسین کے خلاف جو مقدمہ بالا درج رجسٹر ہوا تھا خارج ہو چکا ہے اور SI محمد انور پر بھی رشوت کا الزام عائد ہوا تھا۔SI محمد انور اس ضمن میں معطل کیا گیا تھا اور تبدیل پولیس لائن کیا گیا تھا۔

(ج)جز کا جواب ضمن (ب) میں دیا جا چکا ہے۔

(د)SI محمد انور جس کو قبل ازیں کسی مقدمہ کے سلسلہ میں تھانہ ڈنگہ سے پولیس لائن تبدیل کیا گیا تھا اور بعد ازاں دوبارہ 10 یوم کے بعد بحال کر کے تعینات تھانہ ڈنگہ کیا گیا تھا۔ اوراب تھانہ ڈنگہ سے تبدیل کیا جا گیا تھا۔

(ہ) محمد انور SI کے خلاف مدعی گل محمد مقدمہ تھانہ ڈنگہ نے رشوت درخواست دی تھی جو بعد از انکوائری رشوت وصول ہونا ثابت ہوئی۔ SI محمد انور کا تبادلہ ضلع ہذا سے بحکم جناب AIG صاحب پولیس سپیشل برانچ ہو گیا تھا جو مزید کارروائی کے لیے انکوائری نزد SSP صاحب سپیشل برانچ گوجرانوالہ بھجوا دی گئی تھی۔

(و) اگر کسی سب انسپکٹر یا کسی دیگر پولیس افسر کے خلاف رشوت لینے کا الزام ثابت ہونے پر اس کو تھانہ جات ہونے پر اس کو تھانہ جات سے تبدیل کر کے پولیس لائن حاضر کرنے کے لیے اور اس کے خلاف باضابطہ کارروائی کرنے کے لیے ضلع گجرات پولیس کوشاں ہے۔